الحمد للہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے افضل الخلق و سید المرسلین ہونے
کی دس آیتوں اور سو بلکہ سوا سو سے زیادہ احادیث سے تحقیق میں یہ
بے مثل رسالہ بے نظیر عجالہ مسمی بنام تاریخی

# تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

۱۳۰۵ھ

تصنیف لطیف امام المحققین تاج المدققین اعلیحضرت پیشوائے اہلسنت مجدد مأتہ
حاضرہ مؤید ملت طاہرہ جناب مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب قدس سرہ

ناشر:

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائل پور

سلسلہ نمبر ۶،۵

صفحات تجلی الیقین ——— ۱۱۲

صفحات تمہید ایمان ——— ۴۴

کل صفحات ——— ۱۵۶

کتابت ——— صابر لائلپوری

مطبع ——— دین محمدی پریس لاہور

ناشر ——— مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور

تعداد ——— ایک ہزار

طباعت ——— ۱۳۸۹ھ

قیمت قسم اول مجلد ۴/۰۰ روپے

قیمت قسم اول غیر مجلد ۳/۲۵ روپے

قیمت قسم دوم غیر مجلد ۲/۷۵ روپے

فون: ۴۰۵۶

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور

بغدادی مسجد

مسلمانو مسلمانوں کے مصطفےٰ پیارے کے نام پر [illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم

صلے اللہ علیہ وسلم

اُسی پیارے محبوب کی عظمت کے لئے ذرا اس

# تمہید ایمان بآیات قرآن

۱۳۲۶ھ

کو ملاحظہ کرو

جسمیں صرف قرآن عظیم کی آیتوں کا بیان ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے یہ معنی ہیں پیارے بھائیو اس کے دیکھنے سے سچا حقیقی ایمان نظر آتا ہے۔ مسلمان کا ایمان ترقی و نور پاتا ہے۔ ایک نظر تو دیکھ لو

— تصنیف لطیف —

صاحب حجت قاہرہ مجدد مأتہ حاضرہ عالم اہلسنت ناصر دین و ملت قامع بدعت اعلحضرت مرشدنا وہادینا مولانا مولوی مفتی حاجی محمد احمد رضا خانصاحب قادری برکاتی ادام اللہ فیوضہم

ناشر:۔ مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائل پور

مطبوعہ:۔ دین محمدی پریس لاہور

کہ یہ سات اچھے ہیں کون کہہ سکتا ہے کہ وہ سات چھوڑنے کے ہیں مگر جان برادر خالی یہ کہدینا تو کام نہیں دیتا وہاں تو امتحان کی ٹھہری ہے ابھی آیت سن چکے اَحَسِبَ النَّاسُ کیا اس بھلاوے میں ہو کہ بس زبان سے کہکر چھوٹ جاؤ گے امتحان نہ ہوگا۔

## ہاں یہی امتحان کا وقت ہے

دیکھو یہ اللہ واحد قہار کی طرف سے تمہاری جانچ ہے دیکھو وہ فرمارہا ہے کہ تمہارے رشتے علاقے قیامت میں کام نہ آئیں گے مجھ سے توڑ کر کس سے جوڑتے ہو دیکھو وہ فرما رہا ہے کہ میں غافل نہیں میں بیخبر نہیں تمہارے اعمال دیکھ رہا ہوں تمہارے اقوال سن رہا ہوں تمہارے دلوں کی حالت سے خبردار ہوں دیکھو بے پرواہی نہ کرو پرائے پیچھے اپنی عاقبت نہ بگاڑو اللہ ورسول کے مقابل ضد سے کام نہ لو دیکھو وہ تمہیں اپنے سخت عذاب سے ڈراتا ہے اوس کے عذاب سے کہیں پناہ نہیں دیکھو وہ تمہیں اپنی رحمت کی طرف بلاتا ہے بے اوس کی رحمت کے کہیں پناہ نہیں دیکھو اور گناہ تو نرے گناہ ہوتے ہیں جنپر عذاب کا استحقاق ہو مگر ایمان نہیں جاتا عذاب ہو کر خواہ رب کی رحمت حبیب کی شفاعت سے بے عذاب ہی چھٹکارا ہو جائیگا یا ہو سکتا ہے مگر یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم کا مقام ہے اونکی عظمت اونکی محبت مدار ایمان ہے قرآن مجید کی آیتیں سن چکے کہ جو اس معاملہ میں کمی کرے اوس پر دونوں جہان میں خدا کی لعنت ہے دیکھو جب ایمان گیا پھر اصلا ابدالآباد تک کبھی کسیطرح ہرگز اصلا عذاب شدید سے رہائی نہ ہوگی گستاخی کرنے والے جنکا تم یہاں کچھ پاس لحاظ کرو وہاں وہ اپنی بھگت رہے ہونگے تمہیں بچانے نہ آئیں گے اور آئیں تو کیا کر سکتے ہیں پھر ایسوں کا لحاظ کرکے اپنی جان کو ہمیشہ ہمیشہ غضب جبار و عذاب نار میں پھنسا دینا کیا عقل کی بات ہے للہ للہ ذرا دیر کو اللہ ورسول کے سوا سب اینوآن سے نظر اوٹھا کر آنکھیں بند کرو اور گردن جھکا کر اپنے آپ کو اللہ واحد قہار کے سامنے حاضر سمجھو اور نرے خالص سچے اسلامی دل کے ساتھ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم عظمت بلند عزت رفیع وجاہت جو اون کے رب نے اونھیں بخشی اور اون کی تعظیم اون کی توقیر پر ایمان و اسلام

کی بنا رکھی اوسے دل میں جما کر انصاف و ایمان سے کہو کیا جس نے کہا کہ شیطان کو یہ
وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ اوس نے
محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی نہ کی کیا اس نے ابلیس لعین کے علم کو
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم اقدس پر نہ بڑھایا کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم کی وسعت علم سے کافر ہو کر شیطان کی وسعت علم پر ایمان نہ لایا۔ مسلمانو
خود اوسی بدگو سے اتنا ہی کہہ دیکھو کہ او علم مین شیطان کے ہمسر دیکھو تو وہ برا مانتا ہے
یا نہیں حالانکہ اوسے تو علم میں شیطان سے کم بھی نہ کہا بلکہ شیطان کے برابر ہی بتایا پھر کم کہنا
توہین نہ ہوگی اور اگر وہ اپنی بات پالنے کو اس پر ناگواری ظاہر نہ کرے اگرچہ دل میں قطعًا
ناگوار مانے گا تو اوسے چھوڑیے اور کسی معظم سے کہہ دیکھیے اور پورا ہی امتحان مقصود ہو
تو کیا کچہری میں جا کر آپ کسی حاکم کو انھیں لفظوں سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ دیکھیے ابھی ابھی
کھلا جاتا ہے کہ توہین ہوئی اور بیشک ہوئی پھر کیا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کرنا
کفر نہیں۔ ضرور ہے اور بالیقین ہے کیا جس نے شیطان کی وسعت علم کو نص سے ثابت مان کر
حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلیے وسعت علم ماننے والے کو کہا تمام نصوص کو رد کر کے
ایک شرک ثابت کرتا ہے اور کہا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے اوس نے ابلیس
لعین کو خدا کا شریک مانا یا نہیں۔ ضرور مانا کہ جو بات مخلوق میں ایک کیلئے ثابت کرنا شرک
ہوگی وہ جس کسی کیلئے ثابت کی جائے قطعًا شرک ہی رہیگی کہ خدا کا شریک کوئی نہیں ہوسکتا
جب رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے یہ وسعت علم ماننی شرک ٹھہرائی جسمیں کوئی
حصہ ایمان کا نہیں تو ضرور اتنی وسعت خدا کی وہ خاص صفت ہوئی جس کو خدائی لازم ہے
جب تو نبی کیلئے اوسکا ماننے والا کافر مشرک ہوا اور آپنے وہی وسعت وہی صفت خود
اپنے منہ ابلیس کیلئے ثابت مانی تو صاف صاف شیطان کو خدا کا شریک ٹھہرادیا مسلمانو
کیا یہ اللہ عزوجل اور اوس کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دونوں کی توہین نہ ہوئی
ضرور ہوئی۔ اللہ کی توہین تو ظاہر ہے کہ اوسکا شریک بنایا اور وہ بھی کسے ابلیس لعین کو اور
رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین یون کہ ابلیس کا مرتبہ اتنا بڑھا دیا کہ

وہ تو خدا کی خاص صفت میں حصہ دار ہے اور یہ اوس سے محروم کہ اُن کے لئے ثابت مانو تو مشرک ہو جاؤ۔ مسلمانو کیا خدا و رسول کی توہین کرنے والا کافر نہیں۔ ضرور ہے۔ کیا جس نے کہا کہ بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اسمیں حضور (یعنی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔ کیا اوس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو صریح گالی نہ دی۔ کیا نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اتنا ہی علم غیب دیا گیا تھا جتنا ہر پاگل اور ہر چوپائے کو حاصل ہے۔ مسلمان مسلمان اے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اُمتی تجھے اپنے دین و ایمان کا واسطہ کیا اس ناپاک ملعون گالی کے صریح گالی ہونے میں تجھے کچھ شبہ گزر سکتا ہے۔ معاذ اللہ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تیرے دل سے ایسی نکل گئی ہو کہ اس شدید گالی میں بھی اون کی توہین نہ جانتے۔ اور اگر اب بھی تجھے اعتبار نہ آئے تو خود اُن ہی بدگویوں سے پوچھ دیکھ کہ آیا تمہیں اور تمہارے استاد و پیر جیونکو کہہ سکتے ہیں کہ اے فلان تجھے اتنا ہی علم ہے جتنا سُوئر کو ہے تیرے اُستاد کو ایسی ہی علم تھا جیسے کُتّے کو ہے تیرے پیر کو اوسیقدر علم تھا جسقدر گدھے کو ہے یا مختصر طور پر اتنا ہی ہو اکہ او علم میں اُلو۔ گدھے کُتے۔ سُوئر کے ہمسر دیکھو تو وہ اسمیں اپنی اور اپنے استاد و پیر کی توہین سمجھتے ہیں یا نہیں۔ قطعاً سمجھیں گے اور قابو پائیں تو سر ہو جائیں پھر کیا سبب ہے کہ جو کلمہ اون کے حق میں توہین و کسر شان ہو محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین نہ ہو کیا معاذ اللہ اون کی عظمت انسے بھی گئی گزری ہے کیا اسیکا نام ایمان ہے حاش للہ کیا جس نے کہا کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے شخص سے مخفی ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جاوے پھر اگر زید اس کا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم الغیب کہونگا تو پھر علم غیب کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ انتہٰی کیا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جانوروں پاگلوں میں فرق نہ جاننے والا حضور کو گالی

صریح گالی

نہ جاننے والا

نہیں دیتا کیا اور سے اللہ عزوجل کے کلام کا صراحۃً رد و ابطال نہ کر دیا۔ دیکھو۔

# تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا ۝ اے نبی اللہ نے تمکو سکھایا جو تم نہ جانتے تھے اور اللہ کا فضل تم پر بڑا ہے یہاں نامعلوم باتوں کا علم عطا فرمانے کو اللہ عزوجل نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کمالات و مدائح میں شمار فرمایا اور فرماتا ہے وَاِنَّہٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰہُ بیشک یعقوب ہمارے سکھانے سے علم والا ہے اور فرماتا ہے وَبَشَّرُوْہُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ۝ ملائکہ نے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو ایک علم والے لڑکے اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشارت دی اور فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰہُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ۝ ہمنے خضر کو اپنے پاس سے ایک علم سکھایا۔ وغیرہا آیات جن میں اللہ تعالیٰ نے علم کو کمالات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام میں گنا۔ اب زید کی جگہ اللہ عزوجل کا نام پاک لیجئے اور علم غیب کی جگہ مطلق علم جسکا ہر چوپائے کو ملنا اور بھی ظاہر ہے اور دیکھیے کہ اس بدگوے مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تقریر کسطرح کلام اللہ عزوجل کا رد کر رہی ہے یعنی یہ بدگو خدا کے مقابل کھڑا ہو کر کہہ رہا ہے کہ آپ (یعنی نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دیگر انبیا علیہم الصلاۃ والسلام) کی ذات مقدسہ پر علم کا اطلاق کیا جانا اگر بقول خدا صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس علم سے مراد بعض علم ہے یا کل علوم اگر بعض علوم مراد ہیں تو اسمیں حضور اور دیگر انبیا کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی بات کا علم ہوتا ہے تو چاہیے کہ سب کو عالم کہا جائے پھر اگر خدا اسکا التزام کرلے کہ ہاں میں سب کو عالم کہونگا تو پھر علم کو منجملہ کمالات نبویہ شمار کیوں کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو وہ کمالات نبوت سے کب ہو سکتا ہے اور اگر التزام نہ کیا جاوے تو نبی اور غیر نبی میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے اور اگر تمام علوم مراد ہیں اسطرح کہ اوس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اسکا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے انتہٰی پس ثابت ہوا کہ خدا کے وہ سب اقوال اسکی اسی دلیل سے باطل ہیں مسلمانو دیکھا کہ اس بدگو نے فقط محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ

قرآن کی آیت ۱ تھیں تھانوی صاحب نے باطل کر دیں

علیہ وسلم ہی کو گالی نہ دی بلکہ اون کے رب جل وعلا کے کلاموں کو بھی باطل و مردود کر دیا مسلمانو جس کی جرأت یہانتک پہونچی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگلوں اور جانوروں کے علم سے ملادے اور ایمان واسلام وانسانیت سب سے آنکھیں بند کر کے صاف کہدے کہ نبی اور جانور میں کیا فرق ہے اوس سے کیا تعجب کہ خدا کے کلاموں کو رد کر کے باطل بتائے پس پشت ڈالے زیر پا ملے بلکہ جو یہ سب کچھ کلام اللہ کیساتھ کر چکا وہی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اوس گالی پر جرأت کر سکے گا مگر ہاں ان اوس سے دریافت کرو کہ آپ کی یہ تقریر خود آپ اور آپ کے اساتذہ میں جاری ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو کیوں اور اگر ہے تو کیا جواب۔ ہاں ان بدگویوں سے کہو کیا آپ حضرات اپنی تقریر کے طور پر جو آپ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جاری کی خود اپنے آپ سے اس دریافت کی اجازت دے سکتے ہیں کہ آپ صاحبوں کو عالم فاضل مولوی ملاجنین جناں فلاں فلاں کیوں کہا جاتا ہے اور حیوانات و بہائم مثلاً کتے سوئر کو کوئی ان الفاظ سے تعبیر نہیں کرتا۔ ان مناصب کے باعث آپ کے اتباع واذناب آپ کی تعظیم تکریم توقیر کیوں کرتے دست و پا پر بوسہ دیتے ہیں اور جانوروں مثلاً اُلو۔ گدھے کے ساتھ کوئی یہ برتاؤ نہیں برتتا۔ اسکی وجہ کیا ہے۔ کل علم تو قطعاً آپ صاحبوں کو بھی نہیں اور بعض میں آپ کی کیا تخصیص ایسا علم تو اُلو۔ گدھے۔ کتے سوئر سب کو حاصل ہے۔ تو چاہیئے کہ ان سب کو عالم و فاضل وجنین و جناں کہا جائے پھر اگر آپ اس کا التزام کریں کہ ہاں ہم سب کو علما کہیں گے۔ تو پھر علم کو آپ کے کمالات میں کیوں شمار کیا جاتا ہے جس امر میں مومن بلکہ انسان کی بھی خصوصیت نہ ہو گدھے کتے سوئر سب کو حاصل ہو وہ آپکے کمالات سے کیوں ہوا اور اگر التزام نہ کیا جائے تو آپ ہی کے بیان سے آپ میں اور گدھے کتے۔ سوئر میں وجہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ فقط مسلمانو یوں دریافت کرتے ہی بعونہ تعالیٰ صاف کھل جائیگا کہ ان بدگویوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسی صریح شدید گالی دی اور اون کے رب عزوجل کے قرآن مجید کو جابجا کیسا رد و باطل کر دیا مسلمانو خاص اُس بدگو اور اُس کے ساتھیوں سے پوچھو آیا خود آنکے اقرار سے قرآن عظیم

کی یہ آیات چسپاں ہوئیں یا نہیں کہ

## تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ٥ اور بیشک ضرور ہم نے جہنم کیلئے پھیلا رکھے ہیں بہت سے جن اور آدمی۔ اون کے وہ دل ہیں جنسے حق کو نہیں سمجھتے اور وہ آنکھیں جنسے حق کا راستہ نہیں سوجھتے اور وہ کان جنسے حق بات نہیں سنتے وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ اُنسے بھی بڑھکر بہکے ہوئے وہی لوگ غفلت میں پڑے ہیں اور فرماتا ہے أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا ۝ أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ ۚ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ ۖ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا ٥ بھلا دیکھ تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا تو کیا تو اوسکا ذمہ لے گا یا تجھے گمان ہے کہ اونمیں بہت سے کچھ سنتے یا عقل رکھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے چوپائے بلکہ وہ تو اونسے بھی بڑھکر گمراہ ہیں۔ اِن بدگویوں نے چوپایوں کا علم تو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کے علم کے برابر مانا اب اُنسے پوچھیے کیا تمہارا علم انبیا یا خود حضور سید الانبیا علیہ وعلیہم الصلاۃ والثنا کے برابر ہے ظاہر اُس کا دعویٰ نہ کرینگے اور اگر کہہ بھی دیں کہ جب چوپایوں سے برابری کردی آپ تو دو پائے ہیں برابری مانتے کیا مشکل ہے تو یوں پوچھیے کہ تمہارے استادوں پیروں ملّاؤں میں کوئی بھی ایسا گزرا جو تم سے علم میں زیادہ ہو یا سب ایک برابر ہوں آخر کہیں تو فرق نکالیں گے تو انکے وہ استاد وغیرہ تو اُنکے اقرار سے علم میں چوپایوں کے برابر ہوئے اور یہ اونسے علم میں کم ہیں جب تو اونکی شاگردی کی اور جو ایک مساوی سے کم ہو دوسرے سے بھی ضرور کم ہوگا تو یہ حضرات خود اپنی تقریر کی رو سے چوپایوں سے بڑھکر گمراہ ہوئے اور ان آیتوں کے مصداق ٹھہرے كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ٥ مسلمانو یہ حالتیں تو اون کلمات کی تھیں جنہیں انبیائے کرام و حضور پر نور سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہاتھ صاف کیے گئے پھر اون عبارات کا کیا پوچھنا جنہیں اصالۃً بالقصد رب العزۃ عزجلالہ

الاعراف ۱۷۹ ؛ الفرقان ۱۵ (۴۳–۴۴)

چوپایوں سے بھی بدتر حقیقت انکی نہیں سب کے سب جو غافل ہیں خدا سے اور نبی سے

اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخیاں

کی عزت پر حملہ کیا گیا ہو۔ خدارا انصاف کیا جس نے کہا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں وقوع کذب باری کا قائل نہیں ہوں یعنی وہ شخص اس کا قائل ہے کہ خدا بالفعل جھوٹا ہے جھوٹ بولا جھوٹ بولتا ہے اوس کی نسبت یہ فتویٰ دینے والا کہ اگرچہ اُس نے تاویل آیات میں خطا کی مگر تاہم اوس کو کافر یا بدعتی ضال کہنا نہیں چاہیے جس نے کہا کہ اس کو کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہیئے جس نے کہا کہ اسمیں تکفیر علمائے سلف کی لازم آتی ہے حنفی شافعی پر طعن وتضلیل نہیں کر سکتا یعنی خدا کو معاذ اللہ جھوٹا کہنا بہت سے علمائے سلف کا بھی مذہب تھا یہ اختلاف حنفی شافعی کا سا ہے کسی نے ہاتھ ناف سے اوپر باندھے کسی نے نیچے ایسا ہی اسے بھی سمجھو کہ کسی نے خدا کو سچا کہا کسی نے جھوٹا لہٰذا ایسے کو تضلیل وتفسیق سے مامون کرنا چاہیئے یعنی جو خدا کو جھوٹا کہے اوسے گمراہ کیا معنی گنہگار بھی نہ کہو کیا جس نے یہ سب تو اوس مکذب خدا کی نسبت بتایا اور یہیں خود اپنی طرف سے باوصف اس بمعنی اقرار کے کہ قدرۃ علے الکذب مع امتناع الوقوع مسئلہ اتفاقیہ ہے صاف صریح کہدیا کہ وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے یعنی یہ بات ٹھیک ہوگئی کہ خدا سے کذب واقع ہوا۔ کیا یہ شخص مسلمان رہ سکتا ہے کیا جو ایسے کو مسلمان سمجھے خود مسلمان ہو سکتا ہے مسلمانو خدارا انصاف ایمان نام کا ہیکا تھا تصدیق الٰہی کا۔ تصدیق کا صریح مخالف کیا ہے تکذیب تکذیب کے کیا معنی ہیں کسی کی طرف کذب منسوب کرنا جب صراحۃً خدا کو کاذب کہکر بھی ایمان باقی رہے تو خدا جانے ایمان کس جانور کا نام ہے خدا جانے مجوس وہنود ونصاریٰ و یہودیوں کا فر ہوئے اوں میں تو کوئی صاف صاف اپنے معبود کو جھوٹا بھی نہیں بتاتا ہاں معبود برحق کی باتوں کو یوں نہیں مانتے کہ اُنھیں اسکی باتیں ہی نہیں جانتے یا تسلیم نہیں کرتے ایسا تو دنیا کے پردے پر کوئی کافر سا کافر بھی شاید نہ نکلے کہ خدا کا کہنا مانتا اوس کے کلام کو اوس کا کلام جانتا اور پھر بیدھڑک کہتا ہو کہ اس نے جھوٹ کہا اوس سے وقوع کذب کے معنے درست ہوگئے غرض کوئی ذی انصاف شک نہیں کر سکتا کہ ان تمام بدگویوں نے مُنہ بھر کر اللہ ورسول کو گالیاں دی ہیں اب یہی وقت امتحان الٰہی ہے واحد قہار جبار عزجلالہ سے ڈرو اور وہ آیتیں کہ اوپر گذریں پیش نظر رکھکر عمل کرو۔ آپ تمہارا ایمان تمہارے دلوں میں تمام بدگویوں سے

نفرت بھر دیگا ہرگز اللہ و محمد رسول اللہ جل و علاو صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل تمہیں انکی حمایت نہ کرنے دے گا۔ تم کو انسے گھن آئیگی نہ کہ انکی توجیح کرو اللہ و رسول کے مقابل ان کی گالیوں میں مہمل و بیہودہ تاویل گڑھو للہ انصاف اگر کوئی شخص تمہارے ماں باپ استاد پیر کو گالیاں دے اور نہ صرف زبانی بلکہ لکھ لکھ کر چھاپے شائع کرے کیا تم اوس کا ساتھ دوگے یا اوس کی بات بنانے کو تاویلیں گڑھو گے یا اوس کے بکنے سے بے پرواہی کر کے اوس سے بدستور صاف رہو گے۔ نہیں نہیں۔ اگر تم میں انسانی غیرت انسانی حمیت ماں باپ کی عزت حرمت عظمت محبت کا نام نشان بھی لگا رہ گیا ہے تو اوس بدگو دشنامی کی صورت سے نفرت کرو گے اوس کے سایہ سے دور بھاگو گے اوس کا نام سنکر غیظ لاؤ گے جو اوس کیلئے بناوٹیں گڑھے اوس کے بھی دشمن ہو جاؤ گے پھر خدا کیلئے ماں باپ کو ایک پلہ میں رکھو اور اللہ واحد قہار و محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت و عظمت پر ایمان کو دوسرے پلہ میں۔ اگر مسلمان ہو تو ماں باپ کی عزت کو اللہ و رسول کی عزت سے کچھ نسبت نہ مانو گے ماں باپ کی محبت و حمایت کو اللہ و رسول کی محبت و خدمت کے آگے ناچیز جانو گے تو واجب واجب واجب لاکھ لاکھ واجب سے بڑھکر واجب کہ اون کے بدگو سے وہ نفرت و دوری و غیظ و جدائی ہو کہ ماں باپ کے دشنام دہندہ کے ساتھ اوسکا ہزارواں حصہ نہ ہو۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کے لئے اون ساتوں نعمتوں کی بشارت ہے۔ مسلمانو تمہارا یہ ذلیل خیر خواہ امید کرتا ہے کہ اللہ واحد قہار کی ان آیات اور اس بیان شافی واضح البینات کے بعد اس بارہ میں آپ سے زیادہ عرض کی حاجت نہ ہو تمہارے ایمان خود ہی ان بدگویوں سے وہی پاک مبارک الفاظ بول اوٹھیں گے جو تمہارے رب عزوجل نے قرآن عظیم میں تمہارے سکھانے کو قوم ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نقل فرمائے۔

دیکھو ایمان کی خیر ہو کر امتحان سے تمہیں نزدیک اللہ و رسول سے ماں باپ استاد و غیرہ کسی کی عظمت نہیں۔

## تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؗ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ (الی قولہ تعالی) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْهِمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ ؕ وَ مَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ۠ بیشک تمہارے لئے ابراہیم اور اُسکے ساتھ والے مسلمانوں میں اچھی ریس ہے جب وہ اپنی قوم سے بولے بیشک ہم تم سے بیزار ہیں اور اُن سب سے جنکو تم خدا کے سوا پوجتے ہو ہم تمہارے منکر ہوئے اور ہم میں اور تم میں دشمنی اور عداوت ہمیشہ کو ظاہر ہو گئی جبتک تم ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ بیشک ضرور انمیں تمہارے لئے عمدہ ریس تھی اُسکے لئے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہو اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے پرواہ سراہا گیا ہے۔ یعنی وہ جو تم سے یہ فرما رہا ہے کہ جسطرح میرے خلیل اور انکے ساتھ والوں نے کیا کہ میرے لئے اپنی قوم کے صاف دشمن ہو گئے اور ترنکا توڑ کر اُنسے جدائی کرلی اور کھولکر کہدیا کہ ہمسے تمسے کچھ علاقہ نہیں ہم تم سے قطعی بیزار ہیں تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ یہ تمہارے بھلے کو تم سے فرما رہا ہے۔ مانو تو تمہاری خیر ہے۔ نہ مانو تو اللہ کو تمہاری کچھ پرواہ نہیں جہاں وہ میرے دشمن ہوئے اُنکے ساتھ تم بھی سہی میں تمام جہان سے غنی ہوں اور تمام حمدوں سے موصوف جل وعلا وتبارک وتعالی۔

## یہ تو قرآن عظیم کے احکام تھے

اللہ تعالی جس سے بھلائی چاہیگا اُنپر عمل کی توفیق دیگا مگر یہاں دو فرقے ہیں جن کو ان احکام میں عذر پیش آتے ہیں اوّل بے علم نادان اُنکے عذر دو قسم کے ہیں عذر اول فلاں تو ہمارا استاد یا بزرگ یا دوست ہے اُسکا جواب تو قرآن عظیم کی متعدد آیات سے سُن چکے کہ رب عزوجل نے بار بار بتکرار صراحۃً فرما دیا کہ غضب الٰہی سے بچنا چاہتے ہو تو اس باب میں اپنے باپ کی بھی رعایت نہ کرو عذر دوم صاحب یہ بدگو لوگ بھی تو مولوی ہیں بھلا مولویوں کو کیونکر کافر سمجھیں یا برا جانیں اس کا جواب اسے کیونکر برا کہیں۔

## تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝ بھلا دیکھو تو جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنالیا اور اللہ نے علم ہوتے ساتے اُسے گمراہ کیا اور اُسکے کان اور دل پر مہر لگادی اور اسکی آنکھ پر پٹی چڑھادی تو کون اُسے راہ پر لائے اللہ کے بعد۔ تو کیا تم دھیان نہیں کرتے اور فرماتا ہے مَثَلُ الَّذِیْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ یَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ وہ جنپر توریت کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اُسے نہ اٹھایا اُنکا حال اُس گدھے کا سا ہے جسپر کتابیں لدی ہوں کیا بُری مثال ہے اُنکی جنھوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا اور فرماتا ہے وَاتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ اِنْ تَحْمِلْ عَلَیْهِ یَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ یَلْهَثْ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۝ سَآءَ مَثَلَا ِۨالْقَوْمُ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَاَنْفُسَهُمْ كَانُوْا یَظْلِمُوْنَ ۝ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ انھیں پڑھکر سنا خبر اُسکی جسے ہمنے اپنی آیتوں کا علم دیا تھا وہ اُنسے نکل گیا تو شیطان اُسکے پیچھے لگا کہ گمراہ ہوگیا اور ہم چاہتے تو اُس علم کے باعث اُسے گرنے سے اٹھالیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا پیرو ہوگیا تو اُسکا حال کتے کی طرح ہے تو اُس پر حملہ کرے تو زبان نکالکر ہانپے اور چھوڑدے تو ہانپے یہ اُنکا حال ہے جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو ہمارا یہ ارشاد بیان کر کہ شاید لوگ سوچیں کیا بُرا حال ہے اُنکا جنھوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور اپنی ہی جانوں پر ستم ڈھاتے تھے جسے خدا ہدایت کرے وہی راہ پائے اور جسے گمراہ کرے تو وہی سراسر نقصان میں ہیں یعنی ہدایت کچھ علم پر نہیں خدا کے اختیار ہے۔ یہ آیتیں ہیں اور حدیثیں جو گمراہ عالموں کی مذمت میں ہیں انکا تو شمار ہی نہیں یہانتک کہ ایک حدیث[1] میں ہے دوزخ کے فرشتے بُت پرستوں سے پہلے انھیں پکڑینگے یہ کہینگے کیا ہمیں بت پوجنے والوں سے بھی پہلے لیتے ہو جواب ملیگا لیس من یعلم کمن لا یعلم جاننے والے اور انجان برابر نہیں بھائیو عالم کی عزت تو اس

[1] یہ حدیث طبرانی نے معجم کبیر اور ابو نعیم نے حلیہ میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۱۲ منہ

بناپر تھی کہ وہ نبی کا وارث ہے نبی کا وارث وہ جو ہدایت پر ہو اور جب گمراہی پر ہے تو نبی کا وارث ہوا یا شیطان کا۔ اُسوقت اُسکی تعظیم نبی کی تعظیم ہوتی اب اسکی تعظیم شیطان کی تعظیم ہوگی۔ یہ اس صورت میں ہے کہ عالم کفر سے نیچے کسی گمراہی میں ہو جیسے بد مذہبوں کے علما۔ پھر اس کا کیا پوچھنا جو خود کفر شدید میں ہو اُسے عالم دین جاننا ہی کفر ہے نہ کہ عالم دین جانکر اُسکی تعظیم بجا لانا۔ علم اُس وقت نفع دیتا ہے کہ دین کے ساتھ ہو ورنہ پنڈت یا پادری کیا اپنے یہاں کے عالم نہیں۔ ابلیس کتنا بڑا عالم تھا پھر کیا کوئی مسلمان اُسکی تعظیم کریگا اُسے تو معلم الملکوت کہتے ہیں۔ یعنی فرشتوں کو علم سکھاتا تھا جب سے اُسنے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی تعظیم سے منہ موڑا حضور کا نور کہ پیشانی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں رکھا گیا اُسے سجدہ نہ کیا اسوقت سے لعنت ابدی کا طوق اُسکے گلے میں پڑا دیکھو جب سے اُسکے شاگردان رشید اُسکے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہیں ہمیشہ اُسپر لعنت بھیجتے ہیں ہر رمضان میں مہینہ بھر اُسے زنجیروں میں جکڑتے ہیں قیامت کے دن کھینچکر جہنم میں ڈھکیلینگے یہاں سے علم کا جواب بھی واضح ہوگیا اور اُستاذی کا بھی بھائیو کروڑ کروڑ افسوس ہے اُس دعائے مسلمانی پر کہ اللہ واحد قہار اور محمد رسول اللہ سید الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ اُستاد کی وقعت ہو اللہ و رسول سے بڑھکر بھائی یا دوست یا دنیا میں کسی کی محبت ہو۔ اے رب ہمیں سچا ایمان دے صدقہ اپنی حبیب کی سچی عزت سچی رحمت کا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آمین۔ فرقہ دوم معاندین عدو دشمنان دین کہ خود انکار ضروریات دین رکھتے ہیں اور صریح کفر کر کے اپنے اوپر سے نام کفر مٹانے کو اسلام و قرآن و خدا و رسول و ایمان کے ساتھ تمسخر کرتے اور براہ اغوا و تلبیس و شیوہ ابلیس وہ باتیں بناتے ہیں کہ کسی طرح ضروریات دین ماننے کی قید اُٹھ جائے اسلام فقط طوطے کی طرح زبان سے کلمہ رٹ لینے کا نام رہ جائے بس کلمہ کا نام لیتا ہو پھر چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو ستھری ستھری گالیاں دے اسلام کسی طرح نہ جائے بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ۝ یہ مسلمانوں کے دشمن اسلام کے عدو عوام کو چھلنے اور خدائے واحد

؎ تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی ج ۲ صفحہ ۵۵ زیر قولہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا ان الملٰئکۃ امروا بالسجود لآدم لاجل ان نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی جبھۃ آدم تفسیر نیشاپوری ج ۳ صفحہ ۔ سجود الملٰئکۃ لآدم انما کان لاجل نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الذی کان فی جبھتہ دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ فرشتوں کا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرنا اسلئے تھا کہ انکی پیشانی میں نور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھا ۱۲ منہ

پہلا مکر کلمہ گو کیسے کافر ہو سکے اور قرآن مجید کی آیتوں سے اس کا رد

تمہارا دین بدلنے کیلئے چند شیطانی مکر پیش کرتے ہیں مکر اوّل اسلام نام کلمہ گوئی کا ہے حدیث میں فرمایا مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ جس نے لا اِلٰہ الا اللہ کہہ لیا جنت میں جائیگا۔ پھر کسی قول یا فعل کیوجہ سے کافر کیسے ہو سکتا ہے۔ مسلمانو ذرا ہوشیار خبردار۔ اس مکر ملعون کا حاصل یہ ہے کہ زبان سے لا اِلٰہ الا اللہ کہہ لینا گویا خدا کا بیٹا بن جاتا ہے آدمی کا بیٹا اگر اُسے گالیاں دے جوتیاں مارے کچھ کرے اُسکے بیٹے ہونے سے نہیں نکل سکتا یوں ہی جس نے لا اِلٰہ الا اللہ کہہ لیا اب وہ چاہے خدا کو جھوٹا کذاب کہے چاہے رسول کو بڑی بڑی گالیاں دے اُسکا اسلام نہیں بدل سکتا اس مکر کا جواب ایک تو اُسی آیۂ کریمہ آلٓمّٓ ۝ اَحَسِبَ النَّاسُ میں گذرا کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ نرے ادعائے اسلام پر چھوڑ دیئے جائینگے اور امتحان نہ ہوگا۔ اسلام اگر فقط کلمہ گوئی کا نام تھا تو وہ بیشک حاصل تھی پھر لوگوں کا گھمنڈ کیوں غلط جسے قرآن عظیم رد فرما رہا ہے نیز۔

## تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے

آیت ۲۰

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ یہ گنوار کہتے ہیں ہم ایمان لائے تم فرمادو ایمان تو تم نہ لائے ہاں یوں کہو کہ ہم مطیع الاسلام ہوئے ایمان ابھی تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا اور فرماتا ہے

آیت ۲۱

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝ منافقین جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک حضور یقیناً خدا کے رسول ہیں اور اللہ خوب جانتا ہے کہ بیشک تم ضرور اُسکے رسول ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ دیکھو کیسی لمبی چوڑی کلمہ گوئی کیسی کیسی تاکیدوں سے مؤکد کیسی کیسی قسموں سے مؤید ہرگز موجب اسلام نہ ہوئی اور اللہ واحد قہار نے اُنکے جھوٹے کذاب ہونے کی گواہی دی تو مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ کا یہ مطلب گڑھنا صراحۃً قرآن عظیم کا رد کرنا ہے۔ ہاں جو کلمہ

ـہ حضرت شیخ مجدد الف ثانی مکتوبات میں فرماتے ہیں مجرد تفوہ بکلمۂ شہادت در اسلام کافی نیست تصدیق جمیع ما علم بالضرورۃ مجیئہ من الدین باید و تبری از کفر و کافر نیز باید تا اسلام صورت بندد ۱۲